بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۱۷/۵۲ | ۱۴ تبوک ۱۳۴۲ ہش ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۱۴ ستمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل شام حضور کو ضعف اور بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

"احمدی ہمارے مسلمان بھائی ہیں" — شیخ الازہر کا تازہ بیان

ڈائرکٹر آف اسلامک مشن ممباسہ جناب شیخ علوی کی شیخ الازہر سے ملاقات

(محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ ۔ ربوہ)

حال ہی میں ممباسہ (مشرقی افریقہ) کے تہذیب مسلم سکول کے پرنسپل اور ڈائرکٹر آف اسلامک مشن شیخ علوی نے دورہ مصر سے واپس آکر مشرقی افریقہ کے اخبارات میں ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ ازہر یونیورسٹی کے ریکٹر الاستاذ شیخ محمود شلتوت نے ان کے ایک سوال کے جواب میں بڑے جذبہ سے پُرزور انداز میں فرمایا کہ "احمدی ہمارے مسلمان بھائی ہیں"۔ جناب شیخ علوی صاحب گزشتہ کئی ماہ سے اسلامی ممالک کے دورہ پر تھے۔ مصر میں بھی خاصی مدت تک آپ مقیم رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے ازہر کے جید علماء اور نامور پروفیسروں سے ملاقات کی۔ بالخصوص الازہر یونیورسٹی کے ریکٹر شیخ الازہر الاستاذ محمود شلتوت سے آپ کی ملاقات کا جو تذکرہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ وہ بہت دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے اور مسلمانان پاکستان کے لئے بالخصوص بہت ہی فائدہ مند ہے۔ اخبار "ایسٹ افریقن ٹائمز" کے تازہ شمارہ بابت یکم ستمبر ۱۹۶۳ء سے قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے اس تحریری بیان کا ترجمہ من وعن پیش کرتا ہوں۔ الاستاذ شیخ علوی صاحب آف ممباسہ لکھتے ہیں:۔

"کینیا افریقن مسلم یونین کے زیر قیادت میں نے مسلم ریاستوں اور اسلامی ممالک کا اس مقصد کے پیش نظر دورہ کیا کہ وہاں تعلیمی بہتری اور سماجی ترقی کا مشاہدہ کیا جائے اور اس کے بعد اپنے علاقہ کی بہتری اور تعلیمی ترقی کے لئے کوئی سکیم تیار کی جائے۔ چنانچہ اس دورہ میں سات ماہ کے قریب مجھے مصر کی ازہر یونیورسٹی میں ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ بڑے بڑے نامور اور اسلامی علوم کے ماہر پروفیسروں سے ملاقات ہوئی۔ اُن سے تبادلہ خیالات کیا اور باہمی تعارف اور واقفیت ان عظیم ہستیوں سے پیدا کی۔ لیکن جس عظیم شخصیت نے ان اساتذہ میں سے مجھے خاص طور پر متاثر کیا وہ ازہر یونیورسٹی کے ریکٹر الاستاذ محمود شلتوت کی ذات گرامی ہے۔ خدائے ذوالجلال کی طرف سے انہیں علم کی دولت کا بھرپور عطیہ نصیب ہوا ہے۔ وہ اسلامی فقہ اور مسلم لاء پر مسلمہ اور زبردست اتھارٹی ہیں۔ اپنے خیالات اور نظریات کے اظہار میں نڈر ہیں اور بلاخوف لومۃ لائم اپنے معتقدات کو ظاہر فرماتے ہیں۔ بلاشبہ وہ ایک نڈر اور جری عالم ہیں۔

دوران گفتگو میں اُن سے (شیخ علوی صاحب فرماتے ہیں) مَیں نے دریافت کیا کہ آپ کا احمدیوں کے بارہ میں کیا خیال ہے؟ الاستاذ شلتوت نے پُرزور طریق اور بڑے جذبے سے کہا کہ "احمدی ہمارے مسلمان بھائی ہیں وہ اسی کلمہ طیبہ پر ایمان و اعتقاد رکھتے ہیں جس پر ہمارا اعتقاد و ایمان ہے"۔ یہ کہہ کر علامہ شلتوت نے استفہامیہ طریق پر فرمایا "کیا یہی واقع نہیں ہے"؟ گفتگو کے تسلسل میں شیخ علوی صاحب بیان کرتے ہیں۔ مَیں نے علامہ موصوف سے کہا کہ "احمدی حضرت مسیح کو وفات یافتہ سمجھتے ہیں"۔ آپ اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں؟ ازہر یونیورسٹی کے ریکٹر الاستاذ شلتوت نے فرمایا کہ

"مَیں کلی طور پر اس عقیدہ میں ان کے ساتھ متفق ہوں۔ مسیح علیہ السلام اسی طرح فوت ہو چکے ہیں جس طرح خدا تعالیٰ کے سارے مامور و مرسل اور نبی فوت ہو چکے ہیں"۔

جب استاذ شلتوت یہ بات کہہ چکے تو فرمانے لگے۔

"میرا یہ دلی ایمان اور عقیدہ ہے اور میں اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتا کہ اس سے احمدیوں کو یا کسی اور کو ان کے معتقدات میں امداد ملتی ہے"۔

جناب شیخ علوی صاحب نے جو کینیا افریقن مسلم یونین کی مقتدر شخصیت ہیں اور اسلامک مشن کے ڈائرکٹر اور وہاں کے مسلم سکول کے پرنسپل ہیں مصر کے دورہ کے بعد اخبارات کے لئے مندرجہ بالا بیان جاری کرتے ہوئے آخر میں تمام فرقہ ہائے اسلام سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ وہ اندرونی اختلافات کو اسلام کے مفاد کی حفاظت اور اسلام کی ترقی میں روک نہ بننے دیں"۔

(ایسٹ افریقن ٹائمز یکم ستمبر ۱۹۶۳ء)

مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید کا دورہ مشرقی افریقہ

مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید مورخہ ۱۴/۹/۶۳ کو مشرقی افریقہ کے مشنوں کا دورہ کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ اس دورہ میں کینیا، ٹانگانیکا اور یوگنڈا کے علاوہ عدن اور ماریشس بھی تشریف لے جائیں گے۔ جہاں آپ مشنوں کے کام کا جائزہ لیں گے۔ اور آئندہ ترقی اور کام میں وسعت پیدا کرنے کے لئے مبلغین اور جماعتوں سے مشورہ کریں گے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس دورہ کو کامیاب بنائے اور ہر سفر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(وکیل التبشیر)

مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا پہلا اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا پہلا اجتماع مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ ستمبر بروز بدھ، جمعرات، جمعہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب ربوہ کے علاوہ قریبی مجالس کے خدام سے بھی درخواست ہے کہ شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔ مجلس ربوہ کے اطفال اور خدام کی حاضری لازمی ہے۔ (مہتمم مقامی)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ستمبر ۶۳ء

جمہوریت اور اسلام کے نام پر سیاسی پارٹیاں

ہفت روزہ "المنبر" لائل پور اپنے ایک اداریہ میں رقمطراز ہے:-

"ایک خبر ملاحظہ فرمائیے:-

حیدر آباد ۲۳-۳ اگست

سیرۃ النبیؐ کے ایک جلسہ میں مولانا محمد عمر اچھروی نے ایک نئی سیاسی جماعت جمعیت المسلمین کی تشکیل کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ جماعت صرف سنّی فرقہ کے بریلوی مکتب خیال کے افراد پر مشتمل ہوگی۔ آپ نے نئی جماعت کے مقاصد بتاتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ذریعہ اسمبلیوں میں یا رسول اللہ لکھا جائے گا اور ہر اجلاس کے بعد حضورؐ پر سلام پڑھا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ یہ جماعت صرف ان امیدواروں کی حمایت کرے گی جو مصیبت کے وقت اولیاء اللہ سے مدد مانگنے کے قائل ہونے کے علاوہ یا رسول اللہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہتے ہوں گے۔

مولانا نے کہا کہ نئی جماعت آئندہ بنیادی جمہوریت اور اسمبلیوں کے انتخابات میں اپنے نمائندے کھڑے کرے گی اور اس طرح حضورؐ کے نام کو بلند کرنے کے علاوہ ان لوگوں کے زور کو ختم کیا جاسکے گا جو ہر بات میں شرک کے فتوے لگاتے ہیں۔

آپ نے دنیا میں مسلمانوں کے مصائب کی وجہ بتاتے ہوئے کہا آج پوری قوم صرف اس لئے قہر الٰہی کا شکار ہے کہ وہ یا رسول اللہ کہنا بھول گئی ہے کیونکہ اس طرح جب ابلیس نے یا رسول اللہ کہنے سے انکار کر دیا تھا تو وہ راندۂ درگاہ ہوا۔ مولانا اچھروی نے دس ہزار افراد کے عظیم اجتماع سے حلف لیا کہ وہ آئندہ ان ہی امیدواروں کو ووٹ دیں گے جو اس نئی جماعت کے عقیدہ کے مطابق عمل کرتے ہوں۔ نئی جماعت کا کنوینر مقامی ایڈووکیٹ نامدار خان کو مقرر کیا گیا۔

اس خبر کے خط کشیدہ الفاظ کو دوبارہ پڑھئے اور پھر سوچئے کہ بات کہاں سے کہاں تک پہنچ رہی ہے، دین کا حلیہ کس قدر مسخ ہو رہا ہے کہ اب اساسی اور بنیادی حیثیت اس تصور توحید کو حاصل ہو رہی ہے کہ مصیبت کے وقت اولیاء اللہ سے مدد مانگی جائے اور جو ایسا نہ کرے وہ راندۂ درگاہ!

علماء حق اور حامیان توحید کو ہم پھر ایک بار متوجہ کرتے ہیں اور ان سے ان کی اخروی نجات اور دنیا میں ان کے مقصد زیست کی کامیابی کے نام پر ان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں اور جو کوتاہی ان سے خالص توحید کی اشاعت اور اپنے دائرہ عقیدت سے باہر کے لوگوں تک دعوت حق پہنچانے کے سلسلے میں سرزد ہوئی ہے اس پر اپنے رب کے حضور استغفار کریں اور تلافی مافات کے لئے کمر ہمت باندھیں — اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو وہ یہاں بھی اپنا دائرہ تنگ سے تنگ تر ہوتا دیکھیں گے اور آخرت میں جو بازپرس ان سے ہوگی وہ کسی بھی صورت اس سے عہدہ برآ نہیں ہوسکیں گے۔"

(ہفت روزہ المنبر لائلپور ۱۳ اگست ۶۳ء)

جہاں تک شرک کو مٹانے کے لئے تبلیغ کا تعلق ہے وہ تو الگ بات ہے۔ اس وقت ہمارے پیش نظر یہ سوال ہے کہ اگر مولانا محمد عمر اچھروی بھی پاکستان کے رہنے والے ہیں اور مسلمان ہیں تو پھر جو ان کے عقائد ہیں ان کو برسر اقتدار لانے کے لئے اگر وہ کوئی سیاسی پارٹی بناتے ہیں تو کم از کم ان لوگوں کو تو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے جو سیاسی پارٹی بنا کر کے ذریعہ اسلام کا قانون ملک میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

مثلاً اگر مودودی صاحب چاہتے ہیں کہ وہ اپنے نظریات کے مطابق اسلامی قانون بنائیں اور اسلام کے نام پر اپنی سیاسی پارٹی بنا کر اقتدار پر قبضہ کریں اور اپنے تصور اسلام کے مطابق صالحین اس دیس پر حکومت کریں تو مولانا محمد عمر اچھروی کا آخر کیوں یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنی الگ سیاسی پارٹی بنائیں اور اپنے عقائد بزور دوسروں پر ٹھونسیں اسی طرح جماعت اہل حدیث کو اگر یہ حق ہے کہ وہ اقتدار پر قبضہ کر کے ملک سے شرک کا نام ونشان مٹا دیں تو بریلوی مولویوں کو یہ حق کیوں نہیں ہے کہ وہ اقتدار پر قبضہ کر کے اسمبلی میں یا رسول اللہ لکھائیں۔

اس خبر پر ایک اور دینی اخبار تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"علماء کا فرض تو یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو انتشار سے بچائیں اور انہیں صحیح راستہ پر چلنے کی تلقین کریں اب جبکہ ملک میں اسلام کی داعی پہلے ہی کافی جماعتیں موجود ہیں ایک نئی جماعت کو جنم دینا کسی طرح سود مند نہیں۔ نیز منشور میں امیدوار کی جن صلاحیتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ محض جذبات کا نتیجہ ہیں کسی امیدوار کا وجود اس وقت تک قوم اور ملک کے لئے مفید ثابت نہیں ہوسکتا جب تک اس کی عملی زندگی میں وہ چیزیں موجود نہ ہوں جنہیں وہ ملک میں برپا کرنا چاہتا ہو۔ مسلم لیگ کی مقبولیت مسلمہ تھی۔ امیدوار کھڑے کرتے وقت ان کے ذاتی وقار اور دولت مندی کو تو پیش نظر رکھ لیا گیا لیکن اصل چیز کیریکٹر اور اسلام کے ساتھ شغف کو نظر انداز کر دیا گیا جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔

مولانا کی نئی جماعت صرف یا رسول اللہ کہنے والوں کو اپنا امیدوار بنانا چاہے تو انہیں کوئی روک نہیں سکتا لیکن انکی سوچ کا یہ ڈھنگ کئی جماعتوں کو جنم دینے کا باعث ہوسکتا ہے اور انتخاب کے وقت اس نعرہ کو انتخابی نعرہ بنانا سخت بے ادبی کا موجب ہوگا۔ انہیں اگر نئی جماعت بنانے اور انتخابات میں حصہ لینے کا شوق ہی ہے تو کوئی ایسا طریق اختیار فرمائیں جس سے قوم میں انتشار پیدا نہ ہو۔

اخلاقی مسائل کو ہوا دے کر اور ان کی بنیاد پر انتخاب لڑ کر ملک اور قوم کی کوئی خدمت سرانجام نہیں دی جاسکتی۔

ان کا یہ طرز فکر سراسر غیر دانشمندانہ ضرر رساں اور فرقہ پرستی کو ہوا دینے کا موجب ہوگا جذبات کی رو میں بہنے سے قبل اس نازک مسئلے پر بار بار غور و فکر کرنے کی سخت ضرورت ہے۔"

(ہفت روزہ زندگی رحیم یار خاں ۳۰ ۸/۶۳ صفحہ ۳)

بے شک یہ وعظ بڑا اچھا ہے لیکن کیا معاصر کے مدیر محترم نے مودودی صاحب کا لٹریچر بھی کبھی مطالعہ کیا ہے اگر کیا ہے تو ان کی نظر سے مودودی صاحب کا رسالہ "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" گذرا ہوگا اور مندرجہ ذیل عبارت مطالعہ کی ہوگی مودودی صاحب فرماتے ہیں:-

"جو مسلمانوں کی اولاد ہونے کی وجہ سے اسلام کے پیدائشی پیرو قرار دئے جاتے ہیں تو اس صورت میں بلاشبہ یہ اندیشہ ہے کہ اسلام کے نظام اجتماعی میں منافقین کی ایک بہت بڑی تعداد شامل ہو جائے گی جس سے ہر وقت ہر غداری کا خطرہ رہے گا۔

میرے نزدیک اس کا حل یہ ہے واللہ الموفق للصواب کہ جس علاقہ میں اسلامی انقلاب رونما ہو وہاں کی مسلمان آبادی کو نوٹس دے دیا جائے کہ جو لوگ اسلام سے اعتقاداً وعملاً منحرف ہوچکے ہیں اور منحرف ہی رہنا چاہتے ہیں وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں۔ اس مدت کے بعد ان سب لوگوں کو جو مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں مسلمان سمجھا جائے گا، تمام قوانین اسلامی ان پر نافذ کئے جائیں گے، فرائض و واجبات دینی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائے گا اور پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے گا اس اعلان کے بعد انتہائی کوشش کی جائے کہ جس قدر مسلمان زادوں اور مسلمان زادیوں کو کفر کی گود میں جانے سے بچایا جاسکتا ہے بچا لیا جائے، پھر جو کسی طرح نہ بچائے جاسکیں، انہیں دل پر پتھر رکھ کر ہمیشہ کے لئے اپنی سوسائٹی سے کاٹ پھینکا جائے اور اس عمل تطہیر کے بعد اسلامی سوسائٹی کی نئی زندگی کا آغاز صرف ایسے مسلمانوں سے کیا جائے جو اسلام پر راضی ہوں۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۷۵-۷۶)

معاصر کے مدیر محترم اب چاہے تو مولانا محمد عمر اچھروی سے اسمبلیوں میں "یا رسول اللہ" لکھوالیں اور یا مودودی صاحب سے اپنے بچوں کا صفایا کروالیں۔ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔ پھر غور کیجئے آج مودودی صاحب ہی ہیں جو برطانیہ اور امریکہ سے بھی کہیں بلند تر جمہوریت کا نعرہ لگا رہے ہیں — یہ ہے مودودی صاحب کے تصور عالیہ کی اسلامی جمہوریت۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادیں

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اپنے خالق و مالک خدا کو پیارے ہو گئے۔ گو آپ اب اس جہان میں اپنے خاکی جسم کے ساتھ موجود نہیں۔ لیکن اہل دنیا کی بہتری اور بہبودی کے لئے جو عظیم الشان کام آپ نے سرانجام دیئے ہیں، ناممکن ہے کہ ان کی وجہ سے آپ کا نام صفحۂ ہستی سے مٹ سکے۔ آپ کی معرکۃ الآراء تصانیف رہتی دنیا تک آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام دیں گی۔ آپ نے نسل انسانی کی اصلاح کے لئے جو صد درجہ اہم اور قیمتی مضامین لکھے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ مذہبی کتابوں کا نچوڑ ان میں پیش کر دیا گیا ہے۔

حضرت میاں صاحب رضی میں بعض ایسی امتیازی خصوصیات تھیں جو بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔

(الف) آپ اپنے خالق و مالک خدا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق و محبت میں سرتاپا ڈوبے ہوئے اور سرشار نظر آتے تھے۔ جن لوگوں کو آپ کی تقاریر سننے کا موقعہ ملا ہے۔ یا آپ کی تحریرات کا مطالعہ کرنے کی انہیں سعادت نصیب ہوئی ہے۔ یا آپ سے گفتگو کا شرف حاصل ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب رضی میں یہ صفت کس قدر بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی۔

(ب) آپ کی عظمت شان اور روحانی رفعت کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "جری اللہ فی حلل الانبیاء" کا خطاب دیا۔ اور آپ کو "قمر الانبیاء" کے خطاب سے نوازا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں تمام انبیاء کے نمائندہ تھے اسی طرح حضرت میاں صاحب رضی حضور کے پیغام کو اکناف عالم تک پہنچانے حضور کی لائی ہوئی ہدایت اور نور سے ایک عالم کو روشناس کرانے کے لحاظ سے تمام انبیاء کے چاند تھے۔ یہ کوئی معمولی اعزاز نہیں۔

خود خدا تعالےٰ نے آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے روحانی مقام اور عظمت شان کی گواہی دی۔ اور آج جبکہ آپ اپنا کام ختم کر کے اپنے مولےٰ کے حضور حاضر ہو چکے ہیں ہر شخص گواہی دیتا ہے کہ جو کام آپ کے سپرد کیا گیا تھا اسے آپ نے کما حقہ سرانجام دیا۔ اللہ تعالےٰ آپ پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل کرے۔ اور ہم کمزوروں اور ناکاروں کو آپکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ج) ایک خاص امتیاز آپ کو یہ حاصل تھا کہ آپ پوری کوشش فرماتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل اتباع کریں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے سب لوگ جانتے ہیں کہ حضور جب بھی گھر سے باہر نکلتے تھے پورا لباس زیب تن فرما کر نکلتے تھے اور چھڑی بھی ہمیشہ حضور کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ آپ کا بھی یہی طریق تھا۔ گھر سے باہر ہم نے آپ کو بغیر کوٹ اور چھڑی کے کبھی نہیں دیکھا۔ دو تین سال کی بات ہے آپ بیمار تھے اور گرمی کے اوقات میں گھر سے باہر نکلنا آپ کے لئے مشکل تھا مگر کوشش فرماتے تھے کہ مغرب کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کریں۔ ایک روز جبکہ خاکسار بھی ربوہ گیا ہوا تھا۔ اور مغرب کی نماز میں مسجد مبارک میں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت میاں صاحب مسجد میں تشریف لائے ہیں۔ مگر کوٹ پہننے کی بجائے بازو پر رکھا ہوا ہے۔ میں نے جب مصافحہ کیا تو فرمایا کہ آج اس قدر شدید گرمی ہے کہ اس وقت بھی میں کوٹ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ کوٹ پہن کر باہر نکلا کرتے تھے۔ اس لئے میں نے حضور کی سنت کو پورا کرنے کے لئے کوٹ ساتھ لے لیا ہے۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد۔

(د) آپ ہمیشہ اس خواہش کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ جماعت احمدیہ کے کل افراد کو عموماً اور علماء اور مبلغین کو خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لباس اور داڑھی وغیرہ کے لحاظ سے بھی اتباع کرنی چاہیئے۔ چنانچہ چند سال ہوئے خاکسار سر پر ٹوپی رکھ کر مسجد مبارک میں عصر کی نماز پڑھنے چلا گیا۔ حضرت میاں صاحب رضی نے خاکسار کو دیکھ کر اشارے سے اپنی طرف بلایا۔ میں جب حاضر ہوا۔ تو فرمایا آپ نے پگڑی کی بجائے سر پر ٹوپی کیوں پہن رکھی ہے؟ میں نے عرض کیا حضور پگڑی پر ایک تو پیسے زیادہ خرچ ہوتے ہیں۔ دوسرے بار بار دھلائی بھی پڑتی ہے۔ ٹوپی کا خرچ بھی کم ہے۔ اور بار بار دھلائی بھی نہیں پڑتی۔ فرمایا نماز کے بعد میرے مکان پر آنا۔ میں نے عرض کی بہت اچھا حضور! حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔ نماز کے بعد مجھے کچھ حجاب سا محسوس ہوا۔ اور میں کچھ دیر تذبذب میں رہا۔ اسی کشمکش و پیچ میں آدھ گھنٹہ کے قریب وقت گزر گیا۔ آخر میں نے محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر سے مشورہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ضرور جانا چاہیئے۔ چنانچہ میں چلا گیا۔ جب کوٹھی کے برآمدہ میں پہونچا۔ تو خادم نے بتایا کہ حضرت میاں صاحب تمہاری انتظار کر کے ابھی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے کہا ذرا اطلاع کر دو۔ چنانچہ اطلاع ملتے ہی حضرت میاں صاحب رضی تشریف لائے اور اپنے پلنگ کے نیچے سے سوٹ کیس میں سے ایک باریک اور نفیس ململ کی پگڑی نکال کر مجھے عنایت فرمائی۔ چنانچہ اس موقعہ کے بعد میں نے پھر پگڑی کا استعمال شروع کر دیا۔

(ر) آپ کی طبیعت میں خدام پر شفقت کا جذبہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ قریباً دس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ خاکسار نظارت اصلاح و ارشاد میں مہتمم نشر و اشاعت کے طور پر کام کرتا تھا۔ مگر بعض اوقات جماعت احمدیہ کے جلسوں میں تقاریر کرنے کے لئے باہر بھی جانا پڑتا تھا۔ ایک مرتبہ جو میں باہر جانے لگا۔ تو ایک سوال کا جواب دریافت کرنے کے لئے حضرت میاں صاحب رضی کے دفتر میں آپ سے ملاقات کرنا چاہی چک اٹھا کر عرض کی کہ ایک بات دریافت کرنی ہے۔ اگر اجازت ہو تو حاضر ہو جاؤں۔ آپ کچھ لکھ رہے تھے۔ فرمایا آج میں سخت مصروف ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ اگر اجازت ہو تو پھر مغرب کے بعد مکان پر حاضر ہو جاؤں۔ فرمایا اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مغرب کا وقت آج میں شامل نہیں۔ تو آ جانا پھر ساتھ ہی قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ دی کہ

اذا قیل لکم ارجعوا
فارجعوا ھو ازکیٰ لکم

یعنی جب تم کسی شخص کی ملاقات کے لئے جاؤ۔ اور آگے سے یہ جواب ملے کہ آج ہم ملاقات نہیں کر سکتے۔ تو واپس چلے جاؤ اور تمہارا واپس لوٹ جانا تمہارے اندر پاکیزگی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ یہ آیت سن کر میں بہت شرمندہ ہوا اور اپنے کام پر چلا گیا۔ چند دن تو ربوہ سے باہر ہی گزر گئے مگر واپس آکر بھی آپ سے جلد ملاقات نہ کر سکا ایک روز جو میں اپنے دفتر کے باہر کرسی پر بیٹھا تھا۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ کسی شخص نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا ہے مڑ کر دیکھا تو حضرت میاں صاحب رضی تھے اور آپ کے ساتھ بعض اور بزرگ بھی تھے۔ میں فوراً کھڑا ہو گیا۔ فرمایا اس روز میں نے چند الفاظ استعمال کئے تھے معافی چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس کے بعد آپ مجھے ملے نہیں۔ اللہ اللہ!! کیا ارفع شان تھی حضرت میاں صاحب رضی کی۔ ایک شخص کی روحانی تربیت کے لئے آپ ایک آیت پڑھتے ہیں۔ اور وہ بھی بالکل برمحل اور باموقعہ! مگر پھر بھی معذرت کرتے ہیں۔

(س) اسی طرح چند سال کی بات ہے خاکسار جلسہ کے ایام میں رات آٹھ بجے ربوہ پہونچا۔ اور حضرت میاں صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے سیدھا آپ کے مکان پر گیا۔ دروازے کو دستک دی۔ آپ جلسہ سالانہ کے مضمون کی تیاری میں مصروف تھے فرمایا میں سخت مصروف ہوں اگر ضروری ملاقات کرنی ہے تو ایک منٹ کے لئے آ جاؤ۔ میں نے عرض کیا میں پھر کل حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔ فرمایا اگر کل آنا ہے تو ابھی آ جاؤ۔ چنانچہ چند منٹ باتیں کر کے میں خود ہی اجازت لے کر واپس آ گیا۔ دوسرے یا تیسرے روز لاہور میں آپ کی چٹھی موصول ہوئی۔ جس میں لکھا تھا افسوس ہے کہ اس مرتبہ آپ کو ملاقات کے لئے زیادہ وقت نہیں مل سکا اللہ اللہ! آپ اپنے خدام سے کس شفقت سے پیش آیا کرتے تھے۔

آپ کی کس کس نوازش کو بیان کیا جائے جب بھی ملاقات کے لئے جاؤ۔ آپ کا دروازہ کھلا ہوتا تھا۔ اس سخت بیماری کے ایام میں بھی خاکسار کو متعدد مرتبہ ملاقات کا موقعہ ملا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اطلاع ملنے پر آپ دیوار کا سہارا لے کر بہت ہی آہستہ آہستہ تشریف لاتے تھے۔ اور پھر دو آدمیوں کے سہارے سے کرسی پر بیٹھتے تھے اور سہارے سے ہی

کھڑے ہوتے تھے مگر تشریف ضرور لاتے تھے

ایک مرتبہ پہریداروں نے بتایا کہ آپ کا ارشاد ہے کہ اگر مجھے اطلاع ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے تو پھر میں انکار نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہم آپکی طبیعت کو دیکھ کر خود ہی بعض لوگوں سے معذرت کر دیتے ہیں۔

(ص) جیسا کہ خاکسار سے ملنے والے احباب جانتے ہیں۔ خاکسار آجکل حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے حالات پر مشتمل ایک کتاب "حیات نور" کے نام سے لکھ رہا ہے۔ خاکسار یہ چاہتا تھا کہ اس کے مسودے پر حضرت میاں صاحبؓ دعا فرماویں۔ چنانچہ خاکسار مسودہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بڑی مشکل سے باہر تشریف لائے۔ مسودہ کو ہاتھ میں پکڑا۔ ابھی خاکسار نے کچھ عرض نہیں کیا تھا کہ فرمایا آپ دس دن کے لئے اس مسودہ کو میرے پاس چھوڑ جائیں میں اسے دیکھوں گا۔ ساتویں یا آٹھویں دن میں نے لکھا کہ اگر آپ ملاحظہ فرما چکے ہوں تو میں لینے کے لئے حاضر خدمت ہو جاؤں۔ ورنہ چند روز اور ٹھہر جاؤں۔ آپ نے جواب دیا کہ افسوس ہے میں ابھی تک آپ کا مسودہ دیکھ نہیں سکا۔ چند دن کے بعد مجھے اتفاقاً ربوہ جانا پڑا۔ ملاقات کے لئے حاضر ہوا ملتے ہی فرمایا۔ میں خود بھی بیمار ہوں اور مطالعہ کرنے کے ناقابل پھر میرے گھر سے اس قدر بیمار ہیں کہ جب رات پڑتی ہے تو میں سمجھتا ہوں شاید یہ رات گذرنی مشکل ہے اور جب دن چڑھتا ہے تو خیال کرتا ہوں کہ یہ دن گذرنا مشکل ہے اور ان کی اس بیماری کا میری اپنی طبیعت پر بھی بہت برا اثر پڑ رہا ہے مگر میں تمہارا مسودہ دیکھوں گا ضرور۔ چنانچہ اس کے قریباً دو ہفتہ بعد نہ صرف یہ کہ آپ نے مسودہ ملاحظہ فرمایا (کچھ خود دیکھا اور کچھ دفتر کے کارکنوں سے سنا) بلکہ ازراہ نوازش "پیش لفظ" بھی لکھ کر بھیج دیا۔ حالانکہ آپ کی موجودہ بیماری کے پیش نظر میں نے "پیش لفظ" لکھنے کی واضح الفاظ میں درخواست نہیں کی تھی۔ صرف اتنا میری زبان سے نکل گیا تھا کہ "حیاتِ طیبہ" کا "پیش لفظ" تو حضرت میاں شریف احمد صاحبؓ نے لکھا تھا اب حیران ہوں کہ "حیاتِ نور" کے پیش لفظ کے لئے کس سے درخواست کروں۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ و آلِ محمدٍ۔

حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی لمبی بیماری کے ایام میں آپ کا وجود جماعت کے لئے ایک ڈھارس تھا جو شخص ربوہ جاتا تھا وہ حضرت میاں صاحبؓ سے ملاقات کر کے اپنی روحانی پیاس کو کسی حد تک بجھا لیتا تھا۔ آپ کا وجود تمام جماعت کے لئے اپنے اندر ایک خاص روحانی کشش رکھتا تھا۔ جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کے ایام میں جماعت کے احباب یہ سمجھتے تھے کہ گو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خود بنفس نفیس مجلس میں موجود نہیں مگر الحمد للہ حضرت میاں صاحبؓ تو موجود ہیں چنانچہ تمام لوگ مصافحہ کر کے اپنی روحانی تشنگی کو بجھا کر تسکین حاصل کرتے تھے مغرب کی نماز کے وقت جونہی حضرت میاں صاحبؓ مسجد میں تشریف لاتے تھے لوگ اٹھ اٹھ کر مصافحہ کے لئے لپکتے تھے۔ ایسا ہی نماز کے بعد بھی گھر جاتے تک لوگ پیچھا نہیں چھوڑتے تھے۔ کوئی اپنے ذاتی کاموں کے لئے مشورہ لے رہا ہے کوئی مصیبت زدہ اپنی مصیبت کی داستان سنا رہا ہے۔ کوئی دعا کے لئے درخواست کر رہا ہے مگر آپ ہیں کہ ہر ایک کی سن رہے ہیں اور پوری توجہ کے ساتھ سن رہے ہیں اور حتی المقدور کوشش فرماتے ہیں کہ ہر ایک کا کام ہو جائے۔

نگران بورڈ کی صدارت کے ایام میں تو آپ کی مصروفیات اور بھی بڑھ گئی تھیں اور غالباً اس کام کی زیادتی کی وجہ سے آپ کی صحت گر گئی اور دن بدن گرتی ہی چلی گئی۔

اپنی زندگی کے آخری چھ ماہ سے تو آپ کو متواتر اس قسم کی خوابیں آ رہی تھیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اب آپ کی زندگی کے ایام ختم ہو رہے ہیں اور آپ جلد اللہ تعالےٰ کی رحمت اور شفقت کی گود میں جانے والے ہیں اور ان خوابوں کا آپ کی طبیعت پر اس قدر اثر تھا کہ کوئی تسلی اور دلاسا آپ کو اس خیال سے ہٹا نہیں سکتا تھا۔ اس قسم کی خوابیں آپ کو ربوہ میں بھی آئیں۔ گھوڑا گلی میں بھی اور لاہور میں بھی۔ آپ معالج ڈاکٹروں کو بھی یہ خوابیں سنا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں جانتا ہوں کہ علاج کا کوئی فائدہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے تم بھی اپنی کوشش کر کے دیکھ لو۔ اور ڈاکٹر کہا کرتے تھے کہ آپ کی یہ خوابیں آپ کو تندرست نہیں ہونے دیتیں۔ مگر آخر وہی ہوا جو خدا تعالےٰ کو منظور تھا۔ یعنی ہمارے پیارے میاں صاحبؓ اللہ تعالےٰ کو پیارے ہو گئے فانا للہ و انا الیہ راجعون۔

اب آنکھیں آپ کو ترسا کریں گی مگر دیکھ نہیں سکیں گی۔ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ احباب سٹیج پر آپ کو تلاش کریں گے مگر آپکو پا نہیں سکیں گے جلسہ سالانہ میں ذکرِ حبیب پر آپ کی پیاری پیاری اور دلربا باتیں سننے کے لئے بیتاب ہوں گے مگر ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکے گی۔

یا اللہ! تو ہمارے پیارے امام سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو جلد شفا عطا فرما تاہم ان مبارک اجتماعوں میں اور مسجد مبارک میں حضور کو دیکھ کر اور حضور کے روح پرور کلمات اور روحانیت سے لبریز تقاریر سن کر اپنی روحانی تشنگی کو بجھا سکیں۔

آمین اللّٰھم آمین

جماعت احمدیہ ایک بالغ نظر صائب الرائے، صاحب قلم

اور

نہایت شفیق بزرگ سے محروم ہو گئی ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے وصال پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی قرار داد تعزیت

ہم اراکین صدر انجمن احمدیہ قادیان کا یہ اجلاس نہایت اندوہگین قلوب کے ساتھ قمرالانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے کے انتقال پُر ملال پر اپنے جذبات ہم و غم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ کلّ من علیھا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا کرے اور آپ کی روح پر مدام انوار و برکات کی بارش نازل فرماتا رہے۔ آمین۔

آپ مہدی آخرالزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے تھے اور آپ کے روحانی عالی مرتبہ کے متعلق بشارات تھیں۔ آپ نے عین جوانی میں خدمتِ اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی اور اس عہد کو آخری لمحات زندگی تک نہایت وفاشعاری سے پورا کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے اس جوہر قابل کو صدر انجمن احمدیہ کا رکن نامزد فرمایا۔ آپ نے ناظر اعلیٰ۔ ناظر تعلیم و تربیت و تالیف و تصنیف رکن مدرسہ احمدیہ و مدرسہ تعلیم الاسلام رکن ادارہ جات ریویو آف ریلیجنز و ترجمۃ القرآن انگریزی۔ الفضل کے طور پر آخری سالوں میں کل انجمن احمدیہ مرکزیہ کے نگران بورڈ کے صدر کی حیثیت سے خدمات جلیلہ سرانجام دیں۔ آپ نے اپنی تنظیمی قابلیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے سلسلہ کے نظام کو تقویت پہنچائی قلمی میدان کے شاہسوار تھے آپ نے سلسلہ کی تاریخ کے تحفظ کے لئے اور جماعت کی تربیت کے لئے جو بیش بہا تالیفیں اور مضامین سپرد قلم کئے وہ ہمیشہ تنویر قلوب کا کام دیں گی۔

آپ نے قریباً نصف صدی تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے گویا دست راست اور مشیر خاص کے طور پر کام کیا جو کام آپ کو تفویض ہوا نہایت چابکدستی۔ کمال وفاشعاری اور سبک رفتاری اور دیانتداری سے اور حضور کے قلب کے رنگ میں اتباع کرتے ہوئے اسکی تکمیل کی۔ آپ حضرت محمود ایدہ اللہ کے وفاشعار ایاز تھے۔ حضور نے صدر انجمن احمدیہ قادیان و درویشان قادیان سے متعلق نظارت اس مقدس اور مطہر وجود کے سپرد فرمائی تھی اور آپ ہمارے لئے ہمیشہ ابر رحمت، سرچشمہ فیض اور ہمہ تن شفقت ثابت ہوتے تھے۔ اور سیدنا حضور ایدہ اللہ کی زیادہ سے زیادہ برکات ہمیں پہنچانے کا آپ واسطہ بنتے تھے نہ صرف ہمارے لئے بلکہ تمام جماعت کے لئے آپ کا وجود باعث صد رحمت تھا آپ قلوب کے لئے تسکین کا موجب ہوتے تھے۔ آپ بالغ نظر۔ صائب الرائے۔ کوہ وقار۔ پُر رعب لیکن شفیق تھے بہت ہی محنت کرنے والے تھے اور دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے زندگی وقف کرتے وقت جو عہد باندھا اسے اپنی جانِ آفریں کو سپرد کرتے وقت تک نہایت ہی وفاداری سے پورا کیا اور اعلائے کلمۃ اللہ کے میدان جہاد میں آپ نے اپنی صحت کی پروا نہیں کی حتیٰ کہ آخری وقت آن پہنچا — ہم اس قرار داد کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ۔ حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور حضرت مرحوم کے دیگر صاحبزادگان و صاحبزادیوں اور دیگر ارکان خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں [illegible]

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر

دور و نزدیک کی احمدی جماعتوں کی طرف سے دلی رنج و غم اور تعزیت کا اظہار

جماعت احمدیہ کوئٹہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت ممدوح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے تھے۔ آپ نے جونہی عہد طفولیت سے عہد شعور میں قدم رکھا۔ تمام عمر دین کے لئے وقف ہو گئے۔ آپ نے تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم میں بھی ایم۔ اے کی معیاری ڈگری حاصل کی اس تعلیم کے حاصل کرنے پر اس زمانہ کے لحاظ سے آپ حکومت کے کسی ممتاز عہدہ پر جا سکتے تھے۔ مگر آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کیا اور تمام عمر خدمت اسلام و احمدیت میں قربان کر دی۔

ایم اے کرنے کے بعد آپ کچھ عرصہ کے لئے ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے ایڈیٹر بھی رہے اور ساتھ ساتھ رضا کارانہ طور پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی اعلیٰ جماعتوں کو تعلیم بھی دیتے رہے۔ آپ ایک بلند پایہ مصنف اور بہترین ادیب تھے۔ اسلام اور احمدیت کی تائید میں آپ کی تصانیف ایک خاص شان کی حامل ہیں۔ آپ کا قلم اور قوت تحریر آپ کو ورثہ میں حضرت اقدس سلطان القلم سے حاصل ہوئی۔ طرز خطابت نہایت بسیط اور مدلل ہونے کے علاوہ نہایت دلکش اور مؤثر ہوتا۔ انداز تحریر کچھ ایسا تھا کہ پڑھنے والا بغیر اثر قبول کئے رہ ہی نہ سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طویل بیماری کے دوران حضرت صاحبزادہ صاحب نے صدر مجلس نگران بورڈ کے عہدہ جلیلہ پر نہایت خوش اسلوبی اور قابلیت سے کام سرانجام دیا۔ اس عہدہ کی وجہ سے سلسلہ عالیہ کی روحانی و جسمانی تربیت اور انتظامیہ کا گراں بار آپ کے نحیف کندھوں پر آ پڑا آپ نے نہایت بہادری اور جوانمردی سے اس بوجھ کو اٹھایا اور جماعت کے لئے وہ کام کیا جو کہ تاریخ احمدیت میں ایک مثال ہے۔ آپ آسمان احمدیت کے وہ درخشندہ ستارے تھے جس کی روشنی سے جماعت نے استفادہ کیا آپ صائب الرائے تھے اور جماعت کا ہر فرد مشورہ کے لئے آپ کی طرف دوڑتا اور تسلی پاتا۔ بنی نوع خلائق کی ہمدردی اور شفقت علی خلق اللہ کا بہترین نمونہ آپ نے پیش کیا ہر ماہ رمضان المبارک میں آپ کی زرین نصائح اور مفید تحریکات اور دیگر انگنت خدمات بالخصوص درویشان قادیان کی سرپرستی ایسی نمایاں خدمات ہیں جو جماعت کے لئے رہتی دنیا تک ناقابل فراموش ہیں۔

آپ کی اس اچانک رحلت نے جماعت کے اندر ایک بہت بڑا خلا پیدا کر دیا ہے جس کی وجہ سے جماعت کو جو قلق اور غم ہوا وہ ناقابل برداشت ہے ہم جہاں اس سانحہ عظیمہ پر اللہ تعالیٰ کی رضا پر صبر سے کام لیتے ہیں۔ وہاں ہم آپ کے عزیز اقرباء اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہر چھوٹے بڑے فرد سے انتہائی گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے روحانی و جسمانی ورثاء کو آپ کے مبارک نقش قدم پر گامزن ہونے کی سعادت بخشے اور آپ کی روح کو جوار رحمت میں حضرت اقدس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرب بخشے۔ آمین یا رب العالمین۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی

ہم تمام ممبران جماعت احمدیہ راولپنڈی سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحب قلم نامور فرزند اور خدائی نشانات کے مظہر قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر دلی غم اور حزن و ملال کا اظہار کرتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے ایک درخشندہ گوہر تھے۔ آپ روحانیت کے پیکر اور قمر الانبیاء کا جلیل الشان خطاب پانے والے تھے۔ آپ کی شخصیت ایک مرد مومن کا سچا نمونہ تھی۔ اور ہم سب کے لئے قابل تقلید۔ آپ کی ہر دلعزیزی مسلمہ اور ہر چھوٹا بڑا آپکی شفقت کا مرکز بن جاتا تھا۔ اور ہر ملنے والا آپ کی چشم مبارک سے نکلنے والی روح افزا۔ دلفریب اور خوشنما نورانی شعاعوں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا تھا۔

آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ خدمت سلسلہ میں صرف کیا آپ نے سلسلہ کے وقار کو چار چاند لگا دیئے اور ہر سانس جو آپ نے لی وہ خدمت دین کے لئے وقف تھی

آپ کی وفات جماعت کے لئے ایک بہت بڑا امتحان اور عظیم صدمہ ہے آپ کا وجود عظیم الشان روحانی برکات کا حامل تھا اور جس قسم کا خلا جماعت میں پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا بظاہر مشکل نظر آتا ہے لیکن ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جو برکات آپ کے وجود کے ساتھ وابستہ تھیں ان کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھے

یہ سلسلہ خدا کا ہے وہی اس کا حامی و ناصر ہو اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی روح پر اعلیٰ علیین میں بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

آپ نے گھوڑا گلی کے مختصر قیام میں ازراہ شفقت باوجود علالت طبع احباب پنڈی کو شرف ملاقات بخشا جماعتی ترقی کے لئے مناسب ہدایات دیں اور خاص دعاؤں سے نوازا

ممبران جماعت احمدیہ راولپنڈی اس عظیم جماعتی صدمہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ تینوں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب و جملہ برادران و ہمشیرگان۔ مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب نیز دیگر افراد خاندان کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اپنے قرب خاص سے نوازے اور آپ کے مقدس وجود کے ساتھ جو عظیم الشان برکات وابستہ ہیں ان کو آپ کی اولاد اور افراد جماعت میں قائم و دائم رکھے آمین یا رب العالمین اور تمام افراد جماعت کے حزیں قلوب پر اپنے فضل و کرم کا پھایا رکھے۔

جماعت احمدیہ سرگودہا

ہم ممبران جماعت احمدیہ سرگودہا شہر اپنے اس غیر معمولی اجلاس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر اپنے دلی غم و اندوہ کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ [illegible]

آپ کو اپنے قرب خاص میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی روح پر بے شمار رحمتیں نازل کرے۔ آمین

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کا وجود ساری جماعت احمدیہ کے لئے ایک نہایت ہی بابرکت وجود تھا اور آپ نے زندگی بھر احمدیت کی بے نظیر خدمات سرانجام دیں آپ کا وجود باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے نام قمر الانبیاء کا پوری طرح مصداق ثابت ہوا۔ آپ کی وفات سے جماعت میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پر ہونا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلا کو پر کرے اور جماعت کے اس نقصان کی تلافی فرمائے۔

ہم اس قرارداد کے ذریعے اپنے پیارے امام سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت ام مظفر صاحبہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور ان کے بھائیوں اور بہنوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ دلی تعزیت پیش کرتے ہوئے انتہائی افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا اور ساری جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔

مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور کا اجتماع

(بقیہ صفحہ ۸)

محمد گل صاحب اول مکرم ماسٹر محمد علی صاحب دوم اور مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب آف گھسیٹ پور سوم قرار پائے جنہیں اجتماع کے اختتامی اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔

الغرض یہ اجتماع، اجتماعی ذکر الٰہی، علم دین کے حصول اور تربیت کے لحاظ سے بہت کامیاب ثابت ہوا اور اس میں شریک جملہ انصار و خدام علوم و معارف کے روحانی خزائن سے جھولیاں بھر کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے

درخواست دعا

پچھلے دنوں برکت اللہ صاحب محمود کی بچی بیمار ہو گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے صحت عطا کر دی ہے مکرم برکت اللہ صاحب محمود نے اس خوشی میں ایک سال کے لئے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ (مینیجر الفضل)

جھنگ صدر

جماعت احمدیہ جھنگ صدر کا یہ اجلاس حضرت مسیح پاک کی موعود مبشر ذریت کے درخشندہ گوہر قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک اور غیر متوقع وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین پر فضل فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ اور آپ کی برکات تا قیامت جماعت کے شامل حال رہیں۔

(افراد جماعت احمدیہ جھنگ صدر)

جماعت احمدیہ جہلم

جماعت احمدیہ جہلم شہر کا یہ اجلاس صاحبزادہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب کو اعلیٰ علیین میں مقام خاص عطا فرمائے اور جماعت کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ ہم اس صدمہ عظیم میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ بیگم صاحبہ حضرت میاں صاحب۔ صاحبزادگان حضرت میاں صاحب اور تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس صدمہ عظیم کے برداشت کرنے کی توفیق دے اور ہر رنگ میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جہلم)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ کی وفات حسرت آیات پر سخت رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رضؓ کا مقدس وجود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی لمبی علالت کے ایام میں جماعت کے لئے ایک ڈھارس تھا۔ حضور انور کی بیماری کی وجہ سے حضرت میاں صاحب نے جس محنت محبت اور حسن تدبر سے جماعت کو سنبھالا۔ وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں لیکن جماعت اس سے بھی محروم ہو گئی۔

حضرت میاں صاحب رضؓ کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ وہ بظاہر پُر ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ابتلاؤں سے محفوظ رکھے۔ اور اس خلا کو پُر کرنے کے جلد سے جلد سامان فرمائے۔ آمین۔

خدام الاحمدیہ کے اجتماعات پر آپ رضؓ کے روح پرور خطابات ہماری ڈھارس بندھاتے اور خدام کے دلوں میں ایک عجیب روحانی کیفیت اور تبدیلی پیدا کر دیتے تھے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شائع ہونے والے مجلہ یادگار مائیں Souvenir کے لئے آپ رضؓ قیمتی ہدایات اور عمدہ رنگ میں رہنمائی فرماتے اور دلوں میں عزم پیدا کرنے والے پیغامات سے نوازتے۔ لیکن اب ہم ان باتوں سے محروم ہو گئے!! ہم خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور میں التجا کرتے ہیں کہ ہم سب کو حضرت میاں صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم اس غم میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر لواحقین کے برابر کے شریک ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

جماعت احمدیہ چنیوٹ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک وفات کے جانکاہ صدمہ پر ہماری جماعت اپنے انتہائی غم اور رنج کا اظہار کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب رضؓ کی روح پر اپنے انوار و برکات کی بے اندازہ بارش نازل فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کی برکات آپ کے بعد بھی قائم و دائم رکھے۔ اور جو آپ کی وفات سے عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے اس کی اپنے فضل سے تلافی فرمائے۔ اور ہم سب کو آپ کے نیک اور پاک نمونہ کی تقلید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنیوٹ)

جماعت احمدیہ پاکپتن

جماعت احمدیہ پاکپتن کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک وفات کی خبر سن کر دلی دکھ اور قلق ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب موصوف رضؓ کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ان کی وفات سے جو خلا جماعت میں پیدا ہو گیا ہے اسے محض اپنے فضل سے پورا فرمائے۔

جماعت احمدیہ پاکپتن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے۔ حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت نواب سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ ان کے پسران و دختران و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاکپتن)

جماعت احمدیہ رحیم یار خاں

جملہ احباب جماعت احمدیہ رحیم یار خان حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی وفات حسرت ناک پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ صاحبہ۔ میاں مظفر احمد صاحب و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح الموعود علیہ السلام سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دست بدعا ہے کہ مولیٰ کریم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی وفات پر جماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے پُر فرمائے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ رحیم یار خان)

جماعت احمدیہ واہ کینٹ

جماعت احمدیہ واہ کینٹ حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم اور گہرے قلق کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب رضؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جو خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے پُر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ام مظفر دیگر افراد خاندان اور احباب جماعت کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کینٹ)

جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

جملہ ممبران جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ کی وفات کا انتہائی دلی رنج اور غم پہنچا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ ممبران جماعتہائے احمدیہ کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے اور ان کے پسماندگان اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے بخصوصاً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس سانحہ عظیم کے برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

جماعت احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر

ہماری جماعت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد ہونے کی وجہ سے جماعت کے لئے ایک مقدس اور بابرکت وجود تھے۔ اور شعائر اللہ میں سے تھے آپ کی ذات بابرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد الہامات و رؤیا و کشوف کی مورد تھی۔

جماعت اس صدمہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور محترمہ بیگم حضرت قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور دیگر صاحبزادگان اور لواحقین و پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر

لجنہ اماء اللہ واہ کینٹ

ہنگامی اجلاس اس قلبی رنج و غم اور درد و کرب کا اظہار کرتا ہے۔ جو جماعتی اور انفرادی طور پر حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے باعث ہمارے دلوں پر وارد ہوا۔ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت ام مظفر احمد صاحب۔ حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسے صائب الرائے۔ ہمدرد۔ درویش صفت صاحب قلم درخشندہ گوہر اور سلسلہ کی ناقابل شکست و اپنی طور پر خدمت کرنے والے وجود کو بلند درجات عطا فرمائے

(سیکرٹری لجنہ واہ کینٹ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم ظفر احمد صاحب برادر مکرم رشید احمد صاحب رحیم یار خاں کے گلے کا اپریشن ۹/۶۳ کو ہوا ہے ظفر احمد صاحب ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ (نوٹ) مکرم رشید احمد صاحب رحیم یار خان نے بغرض ثواب کسی مستحق کے نام الفضل جاری کرایا ہے ۔ جزاہ اللہ تعالیٰ ۔ (مینجر روزنامہ الفضل)

۲- میرے ابا جان ملک محمد نفیر اللہ خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز دارالرحمت وسطی ربوہ چند روز سے بیمار ہیں احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے (ملک محمد صفی اللہ ابوال)

۳- خاکسار قریباً ۲ ماہ سے بعارضہ قلب بیمار ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (غلام احمد بصیر لیہ)

۴- میری والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (خالدہ ملک بنت ملک محمد عبداللہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بصیر پور)

۵- اہلیہ میاں سلطان احمد صاحب عرصہ پانچ سال سے بعارضہ گنٹھیا بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۱۷۷ مراد)

۶- مکرم ملک ضیاء الدین صاحب کمیشن ایجنٹ خان پور ایک مخلص دوست ہیں احباب جماعت ملک صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرماویں ۔ مکرم ملک صاحب نے دو مستحقین کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاہ اللہ تعالیٰ

(مینجر الفضل)

ولادت

۱- مورخہ ۳/۹/۶۳ کو برادرم عبدالقیوم صاحب کھوکھر جنرل سٹور کے ہاں دوسرا فرزند تولد ہوا ہے جو ماسٹر الف دین صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر کا نواسہ ہے مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے ناصر احمد نام رکھا ہے احباب جماعت نومولود کی صحت اور تندرستی کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنا دے ۔ خاکسار محمد الدین شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوٹلی آزاد کشمیر

اس خوشی میں محترم عبدالقیوم صاحب نے ایک مستحق دوست کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے ۔ (مینجر)

۲- مورخہ ۲۰/۸/۶۳ بروز منگل میری خالہ زاد بہن محترمہ صالحہ القیوم بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود مولوی صدر دین صاحب مرحوم آف مونگ رسول کا پوتا اور چوہدری محمد حیات صاحب پٹوار آف ادرحمہ کا نواسہ ہے بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے (آمین) ۔ (طاہرہ مسرت ربوہ)

۳- خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ اور ۲۳ ستمبر کی درمیانی شب پوتا عطا کیا ہے جو کہ چوہدری محمد علی خاں صاحب سیکنڈری سال چک ۲ ٹی ڈی اے تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کا نواسہ ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے ۔

نیر نذر الدین خاں ۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڑپہ ضلع منٹگمری ۔

۴- ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب کے بڑے لڑکے جو کہ لندن گئے ہوئے ہیں ان کو خدا تعالیٰ نے لڑکا دیا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے

(بیگم ڈاکٹر عبدالحی صاحب ۲۵ ۔ ڈیوس روڈ ۔ لاہور)

نوٹ ۔ اس خوشی میں محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب نے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے ۔ (مینجر الفضل)

نمایاں کامیابی

محترم پیر محمد اقبال صاحب اسٹیشن ماسٹر بہاول پور کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر محمد جاوید احمد اقبال نے امسال یونیورسٹی کراچی سے ایم بی بی ایس کے امتحان میں سوئم پوزیشن حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو آئندہ بھی گوناگوں کامیابیوں اور ترقیات سے نوازے آمین ۔ اللھم آمین

نوٹ ۔ مکرم سید پیر محمد اقبال صاحب نے اپنے صاحبزادے کے امتحان میں کامیاب ہونے کی خوشی میں سال بھر کے لئے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر الفضل جاری کرایا ہے جزاہ اللہ تعالیٰ

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

سیکرٹری وقف جدید

بعض جماعتوں نے سیکرٹری وقف جدید کے انتخاب کی منظوری اب تک نہیں لی ایسی جماعتوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ اپنے سیکرٹری وقف جدید کے تقرر کی منظوری ہم سے لے لیں ۔

(ناظم مال وقف جدید ۔ ربوہ)

مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور کا نہایت کامیاب سالانہ اجتماع

ضلع بھر کی مجالس کے قریباً ساڑھے تین صد نمائندگان اور کثیر التعداد خدام و اطفال کی شرکت

مرکزی قائدین اور علماء کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی

لائلپور سے مورخہ ۷، ۸ ستمبر ۱۹۶۳ء کو مسجد احمدیہ لائلپور میں مجالس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع بڑے اہتمام اور شان کے ساتھ منعقد ہوا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس میں ضلع بھر کی مجالس انصار اللہ کے ساڑھے تین صد کے قریب نمائندگان اور بہت کثیر تعداد میں خدام و اطفال نے شرکت کر کے اہم دینی اور علمی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر سننے اور ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کی غیر معمولی سعادت حاصل کی۔ علاوہ ازیں مستورات بھی جن کیلئے پردہ کا انتظام تھا، خاصی تعداد میں مختلف اجلاسوں میں حاضر ہو کر مستفید ہوتی رہیں۔

مرکزی عہدیداروں کی شرکت

یہ امر بھی اجتماع کی کامیابی پر دال ہے کہ اس میں مجلس مرکزیہ کے قائدین اور متعدد علمائے سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی دونوں روز ربوہ سے لائلپور تشریف لا کر اس میں شرکت فرمائی اور ضلع کے دور دراز مقامات سے آئے ہوئے انصار و خدام کو اپنے پُر معارف اور ولولہ انگیز خطابات سے نوازا۔ مرکزی قائدین میں سے محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب قائد ذہانت و صحت جسمانی، محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم، محترم مولانا ابو العطاء صاحب قائد تربیت، محترم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال، اور مسعود احمد دہلوی قائد اشاعت اس کے مختلف اجلاسوں میں شریک ہوئے نیز محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے بھی ربوہ سے لائلپور پہنچ کر اس میں شرکت کی اور اس طرح اجتماع کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔

مصائب و مشکلات میں مومن کا طرز عمل

اجتماع مورخہ ۷ ستمبر بروز ہفتہ اڑھائی بجے بعد دوپہر شروع ہو کر مورخہ ۸ ستمبر بروز اتوار ایک بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اجتماعی دعا سے فرمایا۔ جس کے بعد آپ نے حاضرین کو ایک بصیرت افروز خطاب سے نوازا جس میں آپ نے قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے پیش نظر قرآن مجید کی روشنی میں اس امر کو بڑی عمدگی اور تفصیل کے ساتھ واضح فرمایا کہ صدمہ اور مصیبت کے اوقات میں ایک مومن کا طرز عمل کیا ہونا چاہیئے۔ آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے بلند مقام اور اس مقام کے ساتھ وابستہ عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی رحلت کو عظیم جماعتی سانحہ قرار دیتے اور اس پر شدید صدمہ اور گہرے غم و اندوہ کا اظہار کرنے کے بعد احباب جماعت کو یہ صدمہ عظیم صبر و صلوٰۃ کے ساتھ برداشت کرنے اور پہلے سے بھی بڑھ کر جذبہ و جوش کیساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود حضرت اقدس کی الہامی بشارات کا مظہر ہونے کے باعث اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم الشان فضل پر دلالت کرتا تھا۔ اس نے ہمیں آپ کے وجود کیساتھ وابستہ عظیم الشان برکتوں سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ خدا تعالیٰ منشاء اور ارادہ کے تحت اُس کے فضل اور احسان کے طور پر دنیا میں تشریف لائے اور اب اس کے منشاء اور ارادہ کے تحت ہی آپ کی وفات وقوع میں آئی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضاء پر راضی رہتے ہوئے اس کے فضل اور رحمت کے امیدوار رہیں اور اس کا طریق یہی ہے کہ ہم مایوسی کو اپنے قریب نہ آنے دیں اور پہلے سے بھی بڑھ کر جذبہ و جوش کیساتھ غلبۂ اسلام کے ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ آپ کا یہ پُر معارف و بصیرت افروز خطاب احباب کے لئے بہت ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا اور انہوں نے پوری توجہ اور انہماک سے اِسے سنا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات

اسی طرح مورخہ ۸ ستمبر کو اجتماع کے آخری اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اجتماع میں شریک جملہ انصار و خدام کو ایک روح پرور اختتامی خطاب سے نوازا آپ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان احسانات یاد دلا کر نہایت لطیف پیرائے میں انہیں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہم پر ان گنت احسانات ہیں نہ ہم انہیں شمار کر سکتے ہیں اور نہ ان کا بدلہ اتار سکتے ہیں سب سے بڑا احسان تو حضور علیہ السلام کا یہ ہے کہ آپ نے ہمارا حی و قیوم اور قادر و توانا خدا سے تعلق قائم کرا دیا۔ اس خدا سے جو ہماری دعاؤں کو سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے انہیں قبول کر کے ہمارے دلوں کی ڈھارس بندھاتا اور انہیں اطمینان و سکینت سے مالا مال کرتا ہے ہمارے دامن مراد کو پُر کر کے ہمیں اس سے کہیں بڑھ کر دیتا ہے جتنا کہ ہم مانگتے ہیں یہی نہیں وہ اپنے حی و قیوم اور قادر و توانا ہونے کا ثبوت دینے کے لئے ہمارے ذریعہ معجزے اور خوارق ظاہر فرماتا ہے آپ نے فرمایا دوسرا احسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ہے کہ آپ نے ہم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کرا کے اور ہمارے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات سے محبت و عشق کا بے پناہ جذبہ پیدا کر کے صحیح معنوں میں ہم کو حضورؐ سے فیضیابی کے قابل بنا دیا اور اس طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے روحانی علو و ارتقاء کے دروازے ہم پر کھول دیئے آپ نے ہمیں دلی بصیرت کے ساتھ اس یقین پر قائم کر دیا کہ جملہ انبیاء میں سے صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور اس لئے زندہ نبی ہیں کہ حضورؐ کا فیض قیامت تک جاری ہے تمام انبیاء میں سے صرف اور صرف حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی وہ ذات ہے جس سے صحیح معنوں میں فیضیاب ہو کر ہم حسب استعداد اعلیٰ روحانی مقامات حاصل کر سکتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ وہ احسانات ہیں کہ آپ نے ہمیں زندہ خدا سے ملا دیا اور زندہ نبیؐ سے ہمارا تعلق پیدا کر کے ہم میں سے بہتوں کو خدا نما انسان بنا دیا۔ ایسے ہیں کہ ہم ان کا بدلہ نہیں اتار سکتے البتہ ان احسانات پر شکر گزاری کا تقاضا یہ ہے کہ ہم دوسرے بنی نوع انسان کو بھی جو زندہ خدا اور زندہ نبیؐ سے بے خبر ہیں اپنے عمل سے زندہ خدا اور زندہ نبیؐ کا پتہ دیں اور انہیں زندہ خدا کے آستانے پر جھکا کر اس زندہ نبیؐ کی غلامی میں داخل کریں تا وہ بھی زمین کے کیڑے بننے کی بجائے آسمان کے ستارے بن کر اس دنیا کو منور کرنے والے بنیں۔ آپ کا یہ پُر معارف اور ولولہ انگیز خطاب قریباً ۴۵ منٹ تک جاری رہا جس کے بعد آپ نے عہد دہرایا اور پھر ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت اجتماع اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا بعد ازاں آپ نے ضلع بھر کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے انصار و خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔

ایمان افروز تقاریر

اجتماع کے مجموعی طور پر چار اجلاس منعقد ہوئے ان میں سے پہلے اور آخری اجلاس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ادا فرمائے باقی دو اجلاس علی الترتیب مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب ناظم مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور کی صدارت میں منعقد ہوئے ان سب اجلاسوں میں تلاوت قرآن مجید اور نظموں کے علاوہ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نے "انصار اللہ کے فرائض" پر مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ نے "تربیت اولاد" پر مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے "اسلامی معاشرہ" پر مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے "برکات خلافت" پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "ظہور مصلح موعودؓ" پر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ لائلپور نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف نے "جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات" پر اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے غلبہ اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر نہایت ٹھوس مدلل اور ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔

اجتماعی ذکر الٰہی

پنج وقتہ باجماعت نمازوں کے علاوہ مورخہ ۷ اور ۸ ستمبر کی درمیانی رات ساڑھے تین بجے سے ۴ بجے تک نماز تہجد بھی ادا کی گئی بعد ازاں نماز فجر کے بعد قرآن مجید اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے درس بھی ہوئے جو علی الترتیب مکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے دیئے نیز اجتماع کے اختتامی اجلاس میں ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس بھی ہوا جو مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے دیا نیز ۸ ستمبر کو ناشتہ کے بعد تقریری مقابلہ بھی ہوا جس میں مکرم خواجہ

(باقی ص۵ پر)